حمزہ منصور

فتویٰ نمبر: ۱۸۱۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

منسلکہ ماہنامہ رسالہ میں بسا اوقات انسانی تصاویر بنی ہوئی ہیں، جن میں ہاتھ، پاؤں، سر وغیرہ سب اعضاء ہوتے ہیں، صرف چہرہ مسخ شدہ ہوتا ہے، یعنی چہرے میں نہ آنکھ بنی ہوتی ہے، نہ بھویں، نہ ناک، نہ ہونٹ وغیرہ، تو سوال یہ ہے کہ آیا یہ اور اس جیسی تصاویر شرعاً درست ہے یا نہیں؟

شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: عبد اللہ

بمعرفت مفتی شعیب میمن صاحب

"الجواب حامداً ومصلیاً"

واضح رہے کہ کسی شدید ضرورت کے بغیر جاندار کی تصویر بنانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے، چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے:

وعن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «أشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يضاهون بخلق الله»

(مشکاۃ المصابیح (۲/۳۸۵)، باب التصاویر، ط: قدیمی)

(صحیح البخاری (۲/۸۸۰)، ط: قدیمی)

ترجمہ:

حضرت عائشہؓ، رسول کریم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

(مظاہر حق جدید (۴/۲۲۹) ط: دار الاشاعت)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے:

عن عبد الله بن مسعود قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:

(جاری ہے)۔۔

Scanned by CamScanner

«أشد الناس عذابا عند الله المصورون»

(مشکاۃ المصابیح (۲/۳۸۵)، باب التصاویر، ط: قدیمی)

(الصحیح لمسلم (۳/۱۶۶۷)، برقم: ۲۱۰۷، ط: دار احیاء التراث العربی)

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "اللہ تعالیٰ کے ہاں سخت ترین عذاب کا مستوجب، مصور (تصویر بنانے والا) ہے"۔

(مظاہر حق جدید (۴/۲۳۰) ط: دار الاشاعت)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے:

عن ابن عباس قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «كل مصور في النار يجعل له بكل صورة صورها نفسا فيعذبه في جهنم.

(مشکاۃ المصابیح (۲/۳۸۵)، باب التصاویر، ط: قدیمی)

ترجمہ:

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ " ہر مصور دوزخ میں ڈالا جائے گا، اور اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے بدلے ایک شخص پیدا کیا جائے گا جو تصویر بنانے والے کو دوزخ میں عذاب دیتا رہے گا"۔

(مظاہر حق جدید (۴/۲۳۰) ط: دار الاشاعت)

البتہ اگر تصویر کا مکمل سر کاٹ دیا جائے یا اس پر کوئی سیاہی وغیرہ پھیر دی جائے جس سے مکمل سر چھپ جائے تو شرعا یہ تصویر کے حکم سے نکل جائے گی، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز جبرئیل امین علیہ السلام نے رسول کریم ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی، آپ ﷺ نے فرمایا: تشریف لائیے! جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں کیسے آؤں؟ جبکہ آپ کے مکان میں ایک پردہ پڑا ہے جس میں تصاویر ہیں، تو آپ یا تو تصویر کے سر کاٹ دیجئے یا اس پردہ کو پامال فرش بنا دیجئے، کیوں کہ ہم ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصاویر ہوں۔

عن أبي هريرة قال: استأذن جبريل عليه السلام على النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: «ادخل» فقال: كيف أدخل وفي بيتك ستر فيه تصاوير، فإما أن تقطع رؤوسها، أو

(جاری ہے)۔۔

تجعل بساطا يوطأ فإنا معشر الملائكة لا ندخل بيتا فيه تصاوير

(سنن النسائي (۲/۳۰۱)، کتاب الزینۃ، ذکر اشد الناس عذابا، ط: قدیمی کتب خانہ)

اسی طرح اگر تصویر کا مکمل چہرہ اس طور پر مٹا دیا جائے کہ چہرے کے خدوخال نمایاں نہ ہو اور چہرہ مکمل چھپ جائے تو اس کی بھی گنجائش ہو گی۔

جیسا کہ البحر الرائق میں ہے:

(قوله أو مقطوع الرأس) أي سواء كان من الأصل أو كان لها رأس ومحي وسواء كان القطع بخيط خيط على جميع الرأس حتى لم يبق لها أثر أو يطليه بمغرة ونحوها أو بنحته أو بغسله وإنما لم يكره لأنها لا تعبد بدون الرأس عادة ولما رواه أحمد عن علي قال «كان رسول الله – صلى الله عليه وسلم – في جنازة فقال أيكم ينطلق إلى المدينة فلا يدع بها وثنا إلا كسره ولا قبرا إلا سواه ولا صورة إلا لطخها» اهـ.
وأما قطع الرأس عن الجسد مع بقاء الرأس على حاله فلا ينفي الكراهة لأن من الطيور ما هو مطوق فلا يتحقق القطع بذلك ولهذا فسر في الهداية المقطوع بمحو الرأس كذا في النهاية قيد بالرأس لأنه لا اعتبار بإزالة الحاجبين أو العينين لأنها تعبد بدونها وكذا لا اعتبار بقطع اليدين أو الرجلين وفي الخلاصة وكذا لو محى وجه الصورة فهو كقطع الرأس

(۲/۳۰، کتاب الصلوٰۃ، باب مایفسد الصلوٰۃ ومایکرہ فیھا، ط: دار الکتاب الاسلامی)

خلاصۃ الفتاوی میں ہے:

وان كانت مقطوع الرأس لا بأس به وكذا لو محى وجه الصورة فهو كقطع الرأس

(۱/۵۸، کتاب الصلوٰۃ، ط: رشیدیہ)

اور اگر تصویر میں چہرہ تو موجود ہو، اور چہرے کے حدود اور اس کے خدوخال بھی نمایاں ہوں، لیکن صرف اس کی آنکھیں، بھنویں، اور ناک وغیرہ مٹا دئے جائیں تو اس سے یہ تصویر کے حکم سے خارج نہیں ہو گی۔

جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے:

وقيد بالرأس لأنه لا اعتبار بإزالة الحاجبين أو العينين لأنها تعبد بدونها وكذا لا اعتبار بقطع اليدين أو الرجلين بحر

(۱/۶۴۸، کتاب الصلوٰۃ، باب مایفسد الصلوٰۃ ومایکرہ فیھا، ط: سعید)

(البحر الرائق، (۲/۳۰) کتاب الصلوٰۃ، باب مایفسد الصلوٰۃ ومایکرہ فیھا، ط: دار الکتاب الاسلامی)

(جاری ہے)۔۔

Scanned by CamScanner

مذکورہ تفصیل کی رو سے صورتِ مسئولہ میں استفتاء کے ہمراہ منسلکہ رسالہ میں جو تصویریں بنی ہوئی ہیں وہ شرعاً ممنوعہ تصاویر میں داخل ہیں، اس طرح کی تصاویر بنانا شرعاً جائز نہیں ہے، ہاں اگر اس تصویر کا سر بالکل ختم کر دیا جائے یا ان کا چہرہ کپڑے، رنگ وغیرہ کسی چیز سے مکمل چھپا دیا جائے جس سے یہ معلوم ہی نہ ہو کہ یہ چہرہ ہے یا اس طرح مٹا دیا جائے کہ چہرہ کے خدوخال ہی باقی نہ رہے یا اس کا شبہ بھی نہ ہو، یا اسے اتنا دھندلا کر دیا جائے کہ جس سے تصویر نمایاں ہی نہ ہو تو یہ حرام تصویر کے حکم میں نہیں رہے گی، البتہ صرف آنکھیں وغیرہ مٹائی جائیں تو پھر بھی تصویر رہے گی، الغرض مذکورہ تصویر میں اگر اس طرح کا تصرف کر دیا جائے کہ جسے دیکھنے کے بعد جاندار کی تصویر معلوم نہ ہوتی ہو تو گنجائش ہوگی ورنہ نہیں۔

نیز یہ کہ رسالہ میں اگر اس طرح کی (یعنی غیر ممنوعہ) تصاویر بھی شائع نہ کی جائیں تو یہ سب سے بہتر ہے، اس کے بجائے غیر جاندار مثلاً درخت، خوبصورت جگہوں وغیرہ کی تصاویر شائع کی جائیں تاکہ ابتدائی ہی سے بچوں کے ذہنوں میں جاندار کی تصاویر سے الفت پیدا نہ ہو، اور ان کی صحیح تربیت ہو سکے، ورنہ دھیرے دھیرے اس قسم کی تصاویر سے ترقی کرتے ہوئے بالکل حرام تصاویر بھی بننا شروع ہو جائیں گی، جو آخرت میں پکڑ اور سب سے سخت عذاب کا ذریعہ ہے، اور بچوں کے دلوں سے جاندار کی تصویر کی حرمت کی بات نکل جائے گی اور بڑے ہو کر حرام کے مرتکب ہو جائیں گے۔

مسند أحمد میں ہے:

أن المسور ابن مخرمة دخل على ابن عباس يعوده من وجع، وعليه برد إستبرق، فقال: يا أبا عباس، ما هذا الثوب؟، قال: وما هو؟، قال: هذا الإستبرق، قال: والله ما علمت به، وما أظن النبي - صلى الله عليه وسلم - نهى عن هذا حين نهى عنه إلا للتجبر والتكبر، ولسنا بحمد الله كذلك، قال: فما هذه التصاوير في الكانون؟، قال: ألا ترى قد أحرقناها بالنار؟، فلما خرج المسور قال: انزعوا هذا الثوب عني، واقطعوا رؤوس هذه التماثيل، قالوا: يا أبا عباس، لو ذهبت بها إلى السوق كان أنفق لها مع الرأس، قال: لا، فأمر بقطع رؤوسها.

(۲۹۱/۳، برقم: ۲۹۳۲، مسند عبد اللہ ابن عباس، ط: دار الحدیث، قاہرہ)

فتاوی شامی ہے:

(أو مقطوعة الرأس أو الوجه) أو ممحوة عضو لا تعيش بدونه (أو لغير ذي روح لا) يكره لأنها لا تعبد وخبر جبريل مخصوص بغير المهانة كما بسطه ابن الكمال

(جاری ہے)۔۔

Scanned by CamScanner

(قوله أو مقطوعة الرأس) أي سواء كان من الأصل أو كان لها رأس ومحي، وسواء كان القطع بخيط خيط على جميع الرأس حتى لم يبق له أثر، أو بطليه بمغرة أو بنحته، أو بغسله لأنها لا تعبد بدون الرأس عادة وأما قطع الرأس عن الجسد بخيط مع بقاء الرأس على حاله فلا ينفي الكراهة لأن من الطيور ما هو مطوق فلا يتحقق القطع بذلك، وقيد بالرأس لأنه لا اعتبار بإزالة الحاجبين أو العينين لأنها تعبد بدونها وكذا لا اعتبار بقطع اليدين أو الرجلين بحر (قوله أو ممحوة عضو إلخ) تعميم بعد تخصيص، وهل مثل ذلك ما لو كانت مثقوبة البطن مثلا. والظاهر أنه لو كان الثقب كبيرا يظهر به نقصها فنعم وإلا فلا؛ كما لو كان الثقب لوضع عصا تمسك بها كمثل صور الخيال التي يلعب بها لأنها تبقى معه صورة تامة تأمل (قوله أو لغير ذي روح) لقول ابن عباس للسائل " فإن كنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له " رواه الشيخان، ولا فرق في الشجر بين المثمر وغيره خلافا لمجاهد بحر

(۱/۶۴۸، کتاب الصلوٰۃ، باب مایفسد الصلوٰۃ ومایکرہ فیھا، ط: سعید)

(النھر الفائق (۱/۲۸۵) کتاب الصلوٰۃ، ط: دار الکتب العلمیہ)

(حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی (۱/۳۶۲) کتاب الصلوٰۃ، ط: دار الکتب العلمیہ)

(مجمع الانھر (۱/۱۲۶) کتاب الصلوٰۃ، ط: دار احیاء التراث العربی)

(فتاوی عالمگیری (۱/۱۰۷) کتاب الصلوٰۃ، ط: رشیدیہ)

(الفتاوی تاتارخانیہ (۱۸/۴۰) کتاب الکراھیۃ، ط: مکتبہ زکریا، دیوبند)

—— فقط واللہ اعلم ——

کتبہ:

محمد حمزہ منصور

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

۷ / ربیع الاول / ۱۴۳۹ھ

۲۶ / نومبر / ۲۰۱۷ء

الجواب صحیح

محمد انعام الحق

۹/۳/۱۴۳۹ھ

۱۴۳۹

علم کا ذوق، عمل کا شوق بڑھانے والا بچوں کا رسالہ

نومبر 2017

ماہ نامہ

ذوق و شوق

کراچی